(جنسی ہراسگی اور اسلامی تعلیمات، پاکستانی معاشرے کا خصوصی مطالعہ)

Sexual harassment and Islamic teachings, a special study of Pakistani society

Abdul Waheed Tariq
Ph.D Scholar, Departmental of Islamic Studies & Arabic
Gomal University, D.I.Khan, Pakistan.
waheedtariq4876@gmail.com

Dr. Manzoor Ahmad
Assistant Professor, Departmental of Islamic Studies & Arabic
Gomal University, D.I.Khan, Pakistan.
drmanzoor67@yahoo.com

ABSTRACT

Peace and order play a pivotal role in the sustainable development of any society. In a society where honor, life and property are not protected, social development stops and individuals lose confidence in the state. Society becomes like a jungle where every tyrant and oppressor is seen free and citizens trapped. Pakistan is an Islamic republic in which efforts have been made to formulate the Constitution of Pakistan in the light of Islamic laws. Under which the dignity of the people, the responsibility of life and property has also been ensured. Sexual harassment is a very ugly act that has a very negative effect on the peace and order of the society. Sexual harassment provides the basis for the incidence of rape in society, which is an even greater scourge for society. Millions of cases of sexual harassment occur annually in Pakistan. Which later prove to be a precursor to rape. This creates fear, anxiety and insecurity in the society. And the wheel of social progress stops. The tragedy is that these incidents seem to be on the rise instead of declining. In this article we have tried to find the elements that actually cause incidents of sexual harassment in the society. And efforts have been made to find a possible solution to eliminate sexual harassment from society which will ensure lasting social peace and order.

Keywords: sustainable development, peace and order, sexual harassment, rape

جنسی ہراسگی اور اسلامی تعلیمات، پاکستانی معاشرے کا خصوصی مطالعہ

کسی بھی معاشرے کی پائیدار ترقی میں امن وامان بنیادی کردار کا حامل ہوتا ہے۔ جس معاشرے میں عزت، جان اور مال محفوظ نہ رہیں وہاں معاشرتی ترقی رک جاتی ہے اور افراد معاشرہ کا ریاست پر سے اعتماد اٹھ جاتا ہے۔ معاشرہ جنگل کا سماں پیش کرتا ہے جہاں ہر ظالم اور جابر شخص آزاد اور عام شہری محصور نظر آتے ہیں۔ پاکستان ایک اسلامی جمہوریہ ملک ہے جس میں شریعت اسلامی کی روشنی میں آئین پاکستان کو مرتب کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ جس کے تحت افراد معاشرہ کی عزت، جان اور مال کی ذمہ داری کو بھی یقینی بنایا گیا ہے۔ اور ان کی پامالی کی صورت میں ذمہ داران کے لئے سزائیں بھی تجویز کی گئی ہیں۔ سزاؤں کے اجراء کا ایک مقصد یہ ہوتا ہے کہ معاشرے میں آئندہ ایسے جرائم سرزد نہ ہوں اور لوگ عبرت حاصل کریں۔

جنسی ہراسگی ایک انتہائی قبیح فعل ہے جس کے معاشرے کے امن و امان پر بہت منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ جنسی ہراسگی دراصل معاشرے میں زنا بالجبر کے واقعات کی بنیاد فراہم کرتا ہے جو معاشرے کے لئے اس سے بھی بڑا ناسور ہے۔ پاکستان میں غیر سرکاری طور پر جاری کئے گئے اعداد وشمار کے مطابق جنسی ہراسگی کے لاکھوں واقعات سالانہ پیش آتے ہیں۔ جو بعد ازاں زنا بالجبر کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں۔ جس سے معاشرے میں خوف و ہراس، بے چینی، اور احساس عدم تحفظ پیدا ہوتا ہے، اور معاشرتی ترقی کا پہیہ رک جاتا ہے۔ حالت یہ ہے کہ قومی عمارات، شاہراہوں، بھرے بازاروں، تعلیمی اداروں اور دفاتر میں جنسی ہراسگی کے دلدوز واقعات رونما ہو رہے ہیں اور سوشل میڈیا پر ان کی بھونڈے انداز میں ترویج کی جاتی ہے۔ جس سے دنیا بھر میں پاکستان کا امیج متاثر ہوتا ہے اور معاشرے کا امن برباد ہوتا ہے۔ ان واقعات پر اگرچہ معاشرے کا سنجیدہ طبقہ رنجیدہ ہوتا ہے اور ذمہ داران کے خلاف قانونی کاروائی کا متمنی ہوتا ہے لیکن افسوسناک پہلو یہ ہے کہ نوجوانوں کا ایک بہت بڑا طبقہ ان واقعات کی ویڈیوز محض خوش طبعی کے لئے سوشل میڈیا پر ایک دوسرے کے ساتھ شئیر کرتا ہے۔ تکلیف دہ صورتحال یہ ہے کہ ان واقعات میں کمی ہونے کی بجائے اضافہ نظر آتا ہے۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے بے بس نظر آتے ہیں۔ اس مقالے میں معاشرتی امن وامان پر جنسی ہراسگی کے کردار کو واضح کیا گیا ہے اور پاکستان میں جنسی ہراسگی کی وجوہات کو تلاش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اور ان کی روک تھام کے لئے کی جانے والی کوششوں میں پائے جانے والے سقم کو دور کرنے کے لئے تجاویز پیش کی گئی ہیں۔

معاشرتی امن وامان کی اہمیت

یہ ایک حقیقت ہے کہ انسان مدنی الطبع ہے، جو تن تنہا زندگی نہیں گزار سکتا۔اسے زندہ رہنے کے لئے خاندان اور معاشرہ درکار ہوتا ہے۔ معاشرے میں زندگی گزارنے کے لئے اسے کچھ اصول وضوابط کو ماننا ہوتا ہے۔ ان اصولوں کی پاسداری سے معاشرے میں جرائم کو قابو کیا جاتا ہے جس کے نتیجے میں معاشرہ پر امن طریقے سے ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتا ہے۔ انسان کے لئے امن و امان کی اہمیت اور عظمت کو اس بات سے سمجھا جاسکتا ہے کہ امن کو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت بڑی نعمت کے طور پر بیان کیا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اَوَ لَمۡ یَرَوۡا اَنَّا جَعَلۡنَا حَرَمًا اٰمِنًا وَّ یُتَخَطَّفُ النَّاسُ مِنۡ حَوۡلِہِمۡ ؕ اَفَبِالۡبَاطِلِ یُؤۡمِنُوۡنَ وَ بِنِعۡمَۃِ اللّٰہِ یَکۡفُرُوۡنَ"[1] "کیا انہوں نے نہیں دیکھا کہ ہم نے حرم کو مقام امن بنایا ہے اور لوگ اس کے گردونواح سے اچک لئے جاتے ہیں کیا یہ لوگ باطل پر اعتقاد رکھتے ہیں اور خدا کی نعمتوں کی ناشکری کرتے ہیں۔" اللہ تعالیٰ نے امن وامان کو بہت بڑی نعمت قرار دیا اور اس کے زوال کو معاشرے کے لئے سزا سے تعبیر کیا۔ یہ امن ہی ہے جس کی بدولت لوگ اپنی جان،مال، عزت اور اہل خانہ کے بارے میں اطمینان سے رہتے ہیں۔ بوقت ضرورت انہیں اہل خانہ سے دور جانا یا اہل خانہ کو گھر سے دور بھیجنا سہل محسوس ہوتا ہے اور معاشرہ تعمیر و ترقی کی منازل طے کرتا ہے۔

معاشرتی امن وامان کی ضد کو فساد کہا جاتا ہے، جس کی قباحت پر اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اِنَّ اللہَ لاَ یُحِبُّ الْفَسَادَ"[2] "بے شک اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا"۔ اسی طرح ایک اور مقام پر فرمایا: "وَاللہُ لاَ یُحِبُّ الْمُفْسِدِیْنَ"[3] "اور اللہ فساد برپا کرنے والوں کو ہرگز پسند نہیں کرتا۔" یہ اور اس طرح کی درجنوں دیگر آیات اس بات پر دال ہیں کہ اللہ تعالیٰ کو معاشرے میں امن وامان کی حالت پسند ہے اور فتنہ وفساد سے اللہ تعالیٰ نفرت فرماتا ہے۔ امن وامان کی عملداری کے لئے اسلام نے مکمل نظام حیات دیا ہے۔ جہاں افراد معاشرہ کے حقوق وفرائض انتہائی منصفانہ خطوط پر متعین کر دیے گئے ہیں۔ کسی کی حق تلفی کرنے سے سختی سے منع فرمادیا گیا اور منع کرنے کے باوجود ایسے اعمال کرنا جس سے افراد معاشرہ میں سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہو تو اس کے لئے باقاعدہ سزاؤں کا نظام بھی متعارف کروادیا۔ نفس، دین، عقل اور مال کے ساتھ ساتھ عزت اور نسب کی حفاظت کے حقوق اسلام نے تمام افراد معاشرہ کو فراہم کیے ہیں۔

زنا ایک ایسا کبیرہ گناہ ہے جس سے محض ایک شخص یا خاندان متاثر نہیں ہوتا بلکہ پورے معاشرے پر اس کے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ زنا بالرضا ہو یا زنا بالجبر، اسلام نے معاشرے کو زنا جیسے قبیح جرم سے محفوظ رکھنے کے لئے ایسے تمام

ذرائع پر پابندی لگائی ہے جو جنسی ہیجان اور اشتعال پھیلانے کا سبب بنتے ہیں اور زنا کے ارتکاب کی طرف لے کر جاتے ہیں۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:"اِنَّ الَّذِیۡنَ یُحِبُّوۡنَ اَنۡ تَشِیۡعَ الۡفَاحِشَۃُ فِی الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا لَہُمۡ عَذَابٌ اَلِیۡمٌ ۙ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ ؕ وَ اللّٰہُ یَعۡلَمُ وَ اَنۡتُمۡ لَا تَعۡلَمُوۡنَ "[4]"اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہو گا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔"

پاکستان ایک اسلامی جمہوری ملک ہے جس کی اساس اسلامی دستور پر مبنی ہے۔ اور افراد معاشرے کی غالب اکثریت اسلامی طرز زندگی کو بہت اہمیت دیتے ہیں اور اس کو اختیار کرتے ہیں۔ اسلام کے احکامات پر اپنی زندگی گزارنے کی بدولت اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو انعام دیے جانے کا وعدہ کیا گیا ہے ان میں امن بھی شامل ہے۔ فرمان الٰہی ہے:"وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا مِنۡکُمۡ وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَیَسۡتَخۡلِفَنَّہُمۡ فِی الۡاَرۡضِ کَمَا اسۡتَخۡلَفَ الَّذِیۡنَ مِنۡ قَبۡلِہِمۡ ۪ وَ لَیُمَکِّنَنَّ لَہُمۡ دِیۡنَہُمُ الَّذِی ارۡتَضٰی لَہُمۡ وَ لَیُبَدِّلَنَّہُمۡ مِّنۡۢ بَعۡدِ خَوۡفِہِمۡ اَمۡنًا ؕ یَعۡبُدُوۡنَنِیۡ لَا یُشۡرِکُوۡنَ بِیۡ شَیۡئًا ؕ وَ مَنۡ کَفَرَ بَعۡدَ ذٰلِکَ فَاُولٰٓئِکَ ہُمُ الۡفٰسِقُوۡنَ "[5]۔"جو لوگ تم میں سے ایمان لائے اور نیک کام کرتے رہے ان سے خدا کا وعدہ ہے کہ ان کو ملک کا حاکم بنادے گا جیسا ان سے پہلے لوگوں کو حاکم بنایا تھا اور ان کے دین کو جسے اس نے ان کے لئے پسند کیا ہے مستحکم و پائدار کرے گا اور خوف کے بعد ان کو امن بخشے گا وہ میری عبادت کریں گے (اور) میرے ساتھ کسی اور کو شریک نہ بنائیں گے اور جو اس کے بعد کفر کرے تو ایسے لوگ بدکردار ہیں۔" ایک اور مقام پر فرمایا:"اَلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا وَ لَمۡ یَلۡبِسُوۡۤا اِیۡمَانَہُمۡ بِظُلۡمٍ اُولٰٓئِکَ لَہُمُ الۡاَمۡنُ وَ ہُمۡ مُّہۡتَدُوۡنَ "[6]۔"جو لوگ ایمان لائے اور اپنے ایمان کو (شرک کے) ظلم سے مخلوط نہیں کیا ان کے لئے امن ہے۔ اور وہی ہدایت پانے والے ہیں۔" امن و امان کی ضد میں فساد اور خوف دونوں شامل ہیں۔ امن و امان کو برباد کرنے والے فساد برپا کرتے ہیں اور اس فساد سے متاثر ہونے والے خوف کی حالت میں چلے جاتے ہیں۔ اس خوف کی حالت سے نجات اور امن کی دستیابی کو اللہ تعالیٰ اپنے احسان کے طور پر قرآن مجید میں ایسے بیان فرماتے ہیں:"الَّذِیۡۤ اَطۡعَمَہُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۬ۙ وَّ اٰمَنَہُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ"[7]"جس نے ان کو بھوک میں کھانا کھلایا اور خوف سے امن بخشا۔" لہٰذا امن و امان بہت بڑی نعمت ہے، اور اسکا زوال بہت بڑی سزا ہے، امن ہی ہے جسکی وجہ سے لوگ اپنی جان، مال، عزت، اور اہل خانہ کے بارے میں پُر اطمینان رہتے ہیں، یہی وجہ ہے کہ تعمیر و ترقی کیلئے امن بنیادی حیثیت رکھتا ہے، اسی میں ذہنی سکون، اور حالات کی درستگی پنہاں ہے۔

نقص امن کے ذرائع

جب معاشرے میں اخلاقیات، تہذیب و تمدن اور مناسب تعلیم و تربیت کا فقدان ہوتا ہے تو معاشرے میں جرائم پنپتے ہیں۔ ایثار قربانی کا جذبہ عنقا ہو جاتا ہے۔ لڑائی جھگڑا، عدم برداشت، گالم گلوچ، ظلم و زیادتی، فساد، کینہ مفاد پرستی اور حق تلفی عام ہو جاتی ہے۔ جوا، چوری، ڈاکہ زنی، قتل و غارت گری، رشوت خوری اور سود خوری جیسے جرائم رواج پا جاتے ہیں۔ دھوکہ دہی، بددیانتی، جھوٹ، منافقت، ناپ تول میں کمی جیسے جرائم معاشرے کی رگوں میں سرایت کر جاتے ہیں۔ اور ان سب سے بڑھ کر زناکاری اور اس کی ذیلی شاخیں معاشرے میں ایک ناسور کی مانند پھیل جاتی ہیں۔ ہر جرم کے اثرات کا ایک دائرہ کار ہے۔ کوئی جرم معاشرے کے امن و امان پر زیادہ اثر انداز ہوتا ہے تو کوئی کم۔ کسی جرم سے متاثر ہونے والے لوگ کم ہوتے ہیں تو کسی جرم سے معاشرے کا ایک بڑا طبقہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے ہر وہ عمل جس سے معاشرے میں دوسرے افراد معاشرہ میں سے کسی کی حق تلفی ہوتی ہو تو وہ نقص امن کا ذریعہ بنتا ہے۔ مختلف جرائم کی نوعیت، اثر پذیری اور متاثرین کے لحاظ سے اسلام نے سزائیں مقرر کی ہیں۔ زنا ایک ایسا جرم ہے جس سے صرف دو اشخاص نہیں، دو خاندان بھی نہیں بلکہ پورا معاشرہ متاثر ہوتا ہے۔ اس لئے زنا کی سزا بھی تمام جرائم میں سے سخت ترین رکھی گئی ہے۔

جنسی ہراسگی

اب اگر زنا کی مختلف شکلوں پر غور کیا جائے تو زنا بالجبر ان میں سے بدترین شکل ہے۔ اور زنا بالجبر کے اسباب میں جہاں دیگر ذرائع شامل ہیں وہاں جنسی ہراسگی سب سے اہم ہے۔ پلاڈی مائیکل جو کہ جرمنی کی ایک مشہور ماہر نفسیات ہیں، وہ جنسی ہراسگی کی تعریف کچھ ان الفاظ میں کرتی ہیں:

"جنسی ہراسگی، ہراساں کرنے کی ایک قسم ہے جس میں واضح یا خفیہ جنسی تسلط کا استعمال شامل ہے، بشمول جنسی تعلقات کے بدلے انعامات کا ناپسندیدہ اور نامناسب وعدہ جس سے فریق مخالف کو مجبور کرنے کی کوشش کی جائے۔"[8]

مشہور امریکی قانون دان بلے رائٹ زیق اپنی مشہور زمانہ کتاب **The Lecherous Professor** میں جنسی ہراسگی کے متعلق لکھتے ہیں:

"جنسی طور پر ہراساں کرنا بغیر رضامندی کے زبانی زیادتیوں سے لے کر جنسی زیادتی یا حملہ تک کے کئی عمل شامل ہیں۔ ہراساں کرنا بہت سی مختلف سماجی ترتیبات جیسے کام کی جگہ، گھر، اسکول، گرجاگھروں وغیرہ میں ہو سکتا ہے۔"[9]

پاکستان میں خواتین کے تحفظ جنسی ہراسگی ایکٹ (Protection Against Harassment of Women at Workplace Act 2010) کے مطابق جنسی ہراسگی کی تعریف یہ ہے:

"کوئی ناپسندیدہ جنسی پیشگی، جنسی تعلق کی خواہش کا اظہار، تحریری یا زبانی طور پر، یا ایسا جسمانی انداز اختیار کرنا جس میں جنسی خواہش یا رویہ واضح ہو، یا دھونس جماتے ہوئے، ڈراتے ہوئے یا شکایت کی صورت میں نقصان کی دھمکی لگانا، یا کام میں مداخلت کرنا اور جنسی طور پر تعاون نہ کرنے کی صورت میں سزا دینا یا نوکری کی شرائط پر اثر انداز ہونے کی کوشش کرنا جنسی ہراسگی تصور ہوتا ہے۔"[10]

یہاں بنیادی بات رضامندی کی ہے۔ ان تعریفات کی روشنی میں ایسے غیر اخلاقی افعال یا چھیڑ چھاڑ جس میں فریقین کی رضامندی شامل ہو وہ جرم تصور نہیں ہوگا جبکہ اسلام کا موقف اس معاملے میں نہایت واضح ہے جہاں غیر محرم کو چھونا، دیکھنا، چھیڑنا یا کسی بھی لحاظ سے تعلق بنانا جرم ہے چاہے اس میں فریقین کی رضامندی ہی کیوں نہ ہو۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:"وَ لَا تَقْرَبُوا الزِّنٰۤى اِنَّهٗ كَانَ فَاحِشَةً ؕ وَ سَآءَ سَبِيْلًا"[11]۔ "اور زنا کے پاس بھی نہ جانا کہ وہ بے حیائی اور بری راہ ہے"۔ زنا کے پاس بھی نہ جانے سے مراد یہ ہے کہ ہر وہ عمل جس کا نتیجہ زنا ہو سکتا ہے اس سے پرہیز لازمی ہے۔ یہ کہنا بے جانہ ہوگا کہ جنسی ہراسگی اور زنا بالجبر، دونوں کا نکتہ آغاز ایک ہی ہوتا ہے۔ جنسی ہراسگی دراصل زنا بالجبر کی ادھوری کوشش ہوتی ہے۔ جہاں متاثرہ فریق شدید نفسیاتی اذیت کا شکار ہوتا ہے اور خود کو نہایت غیر محفوظ تصور کرتا ہے۔ دنیا بھر میں جنسی ہراسگی کے واقعات میں اضافہ ہوتا جارہا ہے۔ یہ کسی خاص علاقے، معاشرے یا ملک کے ساتھ مخصوص نہیں ہے تاہم کہیں یہ وبا کم ہو سکتی ہے تو کہیں زیادہ۔ اس کی مختلف شکلیں ہو سکتی ہیں، جن میں علیحدگی میں ملنے پر مجبور کرنا، امتحان میں کامیابی یا انٹرویو میں کامیابی کے لئے جنسی طور پر بلیک میل کرنا، معاشی طور پر مستحکم ہونے کی بنا پر کسی کی مجبوری سے ناجائز فائدہ اٹھانا اور تعلقات پر مجبور کرنا وغیرہ شامل ہیں۔ تاہم ماہرین اس بات پر متفق ہیں کہ جنسی ہراسگی ایک پیچیدہ موضوع ہے جس کی واضح حدود مقرر کرنا بہت مشکل ہے۔

پاکستان میں جنسی ہراسگی کے واقعات

پاکستان میں گزشتہ کئی برس سے خواتین، بچوں اور کم سن بچیوں کے ساتھ جنسی و جسمانی زیادتی اور جنسی ہراسگی کے واقعات اتنی تیزی سے بڑھ رہے ہیں کہ عقل دنگ رہ جاتی ہے۔ یہ واقعات عالمی سطح پر پاکستان اور اسلام، دونوں کی بدنامی کا باعث بن رہے ہیں۔ جبکہ انتظامیہ ان واقعات کو کنٹرول کرنے میں بے بس نظر آتی ہے۔ یہ واقعات تقریبا تمام شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے لوگوں میں رونما ہو رہے ہیں، چاہے وہ اعلیٰ تعلیم کے لئے مخلوط تعلیمی ادارے ہوں، سرکاری دفاتر ہوں، پرائیویٹ دفاتر، عوامی مقامات، شہری علاقے ہوں یا دیہی، دوران سفر، بازاروں میں، بیوگان کے ساتھ حتیٰ کہ دینی مدارس میں بھی ایسے واقعات رونما ہو رہے ہیں اور افسوس کی بات یہ ہے ان واقعات میں کمی کی بجائے اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ ایک تحقیق کے مطابق دنیا میں 36.2 فیصد خواتین جنسی ہراسگی کا سامنا کرتی ہیں[12]۔ جبکہ 72 فیصد پاکستانی خواتین کبھی نہ کبھی جنسی ہراسگی کا شکار ہوتی ہیں[13]۔ مددگار نیشنل ہیلپ لائن 1098 کے پیش کردہ اعداد و شمار کے مطابق، پاکستان ان ممالک میں شامل ہے جہاں 70 فیصد خواتین اور لڑکیوں کو ان کے ساتھیوں نے جنسی ہراسگی کا نشانہ بنایا ہے۔ اور تقریبا 90 فیصد خواتین کو عمومی طور پر کسی نہ کسی صورت جنسی ہراسگی کی مختلف اقسام کا سامنا کرنا پڑتا ہے[14]۔

آئین پاکستان میں جنسی ہراسگی کی سزائیں

پاکستان میں جنسی ہراسگی کے سدباب کے لئے تعزیرات پاکستان کی دفعہ 509 اور 2010 میں خواتین کو دفاتر میں ہراساں کئے جانے کے خلاف متعارف کئے گئے قوانین نافذ ہیں۔ 2010 میں یہ پہلا موقع تھا کہ پاکستان میں جنسی ہراسانی کی تعریف قانون سازی کے ذریعے کی گئی ہے۔ اس قانون کے نافذ ہونے سے پہلے، ہراساں کرنے کی کوئی واضح تعریف نہیں تھی، خواہ عوامی، نجی یا کام کی جگہوں پر۔ پاکستان پینل کوڈ 1860 کی دفعہ 509 میں عورت کی "شائستگی کی توہین" کی بات کی گئی تھی لیکن "شائستگی" کی کوئی واضح تعریف نہیں تھی۔ مزید یہ کہ کام کی جگہ پر ہراساں کرنے کی ممانعت کے لیے کوئی قانون موجود نہیں تھا۔ البتہ ہراسگی کی مختلف شکلوں میں سے کچھ کا تذکرہ پاکستان پینل کوڈ 1860 کی مختلف دفعات میں پایا جاتا ہے۔ اور اس کی مختلف دفعات کے تحت جنسی ہراسگی کی مختلف اشکال کے مرتکبین کے لئے سزائیں مقرر کی گئی ہیں جو کہ خواتین کے جنسی ہراسگی ایکٹ 2010 کے علاوہ ہیں۔ جن کا تعارف حسب ذیل ہے۔

1۔ پاکستان پینل کوڈ (1860) کی دفعہ 509 کے تحت، اگر کوئی شخص عورت کو اس کی شائستگی کے بارے میں نازیبا حرکت کرتا ہے، چاہے اشاروں یا الفاظ سے تو مجرم کو تین سال قید، یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جا سکتی ہیں۔[15]

2۔ پاکستان پینل کوڈ (1860) کے سیکشن 496 سی کے تحت، جو بھی کسی دوسری خاتون پر جھوٹا الزام لگائے گا اسے پانچ سال قید اور جرمانے کی سزا دی جائے گی۔[16]

3۔ ایک شخص جو کوئی ایسا کام کرتا ہے جو غیر مہذب اور فحش سمجھا جاتا ہے، بشمول گانا گانا، وہ پاکستان پینل کوڈ (1860) کی دفعہ 354 A کے تحت ذمہ دار ہوگا اور اسے تین ماہ قید یا جرمانہ دیا جا سکتا ہے۔ دونوں کرنے کا حکم دیا جائے۔[17]

4۔ جو شخص کسی عورت پر حملہ کرتا ہے، اس کے خلاف جسمانی طاقت کا استعمال کرتا ہے، یا عوام کے دیکھنے کے لیے اس کے کپڑے اتار دیتا ہے، وہ پاکستان پینل کوڈ (1860) کی دفعہ 354 کے تحت ذمہ دار ہوگا۔ ملزم کو سزائے موت یا عمر قید ہو سکتی ہے۔[18]

5۔ جو شخص اٹھارہ سال سے کم عمر کی لڑکی کو دوسرے شخص کے ساتھ جنسی تعلقات پر مجبور کرتا ہے، وہ پاکستان پینل کوڈ (1860) کی دفعہ 366 A کے تحت ذمہ دار ہوگا اور اس پر دس سال قید یا جرمانہ عائد کیا جائے گا۔[19]

6۔ Protection Against Harassment of Women at Workplace Act (2010) کی دفعہ 4 کے تحت کام کی جگہ پر خواتین کو جنسی طور پر ہراساں کرنے والے مجرم کو معاوضہ یا جرمانہ، معطلی، برطرفی، جلد ریٹائرمنٹ یا عہدے کی تنزلی کی سزائیں متعلقہ محکمہ کی طرف سے دی جا سکتی ہیں۔ البتہ عدالت کی طرف سے اس قانون کے تحت مجرم کو ایک سے تین سال تک کی سزا یا 5 لاکھ روپے تک جرمانہ یا دونوں سزائیں ایک ساتھ ہو سکتی ہیں۔[20]

جنسی ہراسگی کی شنوائی

پاکستان میں بہت سی خواتین جنسی ہراسگی کی اطلاع نہیں دیتیں، کیونکہ سماجی طور پر اسے معیوب سمجھا جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ خواتین کو یہ معلوم ہی نہیں ہوتا کہ جنسی ہراسگی کے جرم کی اطلاع کہاں دیں۔ بعض اوقات معاشی حالات بھی اس بات کی اجازت نہیں دیتے۔ قانون یہ تقاضا کرتا ہے کہ پاکستانی شہری اگر خود کو یا کسی اور کو

جنسی ہراسگی کا سامنا کرتے ہوئے پائیں تو ان پر فرض ہے کہ اس کو رپورٹ کریں۔ قانون کے مطابق مجرم کو سزا دلوانے میں معاشرے کے ہر فرد پر ذمہ داری عائد ہوتی ہے۔ حکومت پاکستان نے جنسی ہراسگی کی شکار ہونے والی خواتین کی بروقت مدد کے لئے چند ہیلپ لائنز قائم کی ہیں، اور چند این جی اوز بھی اس معاملے میں اپنی خدمات فراہم کرتی ہیں۔ ذیل میں ایسی ہیلپ لائنز کی ایک مختصر لسٹ پیش کی جارہی ہے۔

1۔ پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین۔ ہیلپ لائن: 1043

یہ ایک سرکاری فری ہیلپ لائن ہے جس کا ڈائل نمبر 1043 ہے۔ اس ہیلپ لائن پر تمام عملہ خواتین پر مشتمل ہے جس میں قانونی مشیر اور انتظامی ٹیم شامل ہیں۔ صنفی بنیادوں پر امتیازی سلوک، جاب کرنے والی خواتین کو کام کی جگہ پر غیر منصفانہ سلوک، جائیداد میں حق تلفی، کم عمری میں یا زبردستی کی شادی یا جنسی ہراسگی سے متعلق امور پر متاثرہ خواتین 1043 پر کال کر کے اپنی شکایت کا اندراج کرواسکتی ہیں۔ اور PSCW کی ویب سائٹ https://www.pcswpb.org/public/complaint_form.php پر بھی اپنی شکایت درج کروائی جا سکتی ہے۔

2۔ مددگار ہیلپ لائن: 1098

مددگار دراصل اقوام متحدہ کے بچوں کے لئے قائم کردہ فنڈ کے زیر اہتمام 2001 سے پاکستان میں کام کر رہی ہے۔ خواتین اور بچوں کے جنسی ہراسگی، زیادتی، ناانصافی اور تشدد کے بارے میں قانونی معاونت فراہم کرتی ہے۔ جس کے لئے ہیلپ لائن نمبر 1098 پر کال کی جاسکتی ہے اور ای میل ایڈریس madadgaar@cyber.net.pk پر بھی اپنی شکایت بھیجی جاسکتی ہے۔

3۔ ساحل ہیلپ لائن: 0800-13518

ساحل ایک غیر سرکاری تنظیم ہے جو بنیادی طور پر خواتین اور بچوں کے جنسی استحصال سے متعلق معاملات پر کام کر رہی ہے۔ خواتین کو نفسیاتی مشاورت بھی فراہم کی جاتی ہے۔ اور جنسی ہراسگی سے متعلق اطلاعات مندرجہ ذیل دفاتر میں دی جاسکتی ہیں۔

اسلام آباد ہیڈ آفس: Ph: +92-51 2260636 | Email: info@sahil.org

خیبر پختونخواہ، ایبٹ آباد آفس: Ph: 0992-383880 | Email: uc_atd@sahil.org

بلوچستان، جعفر آباد آفس: Ph: 0838-510912 | Email: uc_jfd@sahil.org

پنجاب، لاہور آفس: Ph: 042-35470578 | Email: uc_lahore@sahil.org

سندھ، سکھر آفس: +92-71-5633615 | Email: uc_suk@sahil.org

4۔ ڈیجیٹل رائٹس فاؤنڈیشن ہیلپ لائن: 0800-39393

یہ اپنی طرز کی پہلی ایسی ہیلپ لائن ہے جو آن لائن ہراساں کرنے کے معاملات کے لئے وقف ہے۔ جس میں ہراسگی کا شکار ہونے والی خواتین کو نہایت رازداری کے ساتھ خفیہ طریقے سے مدد فراہم کی جاتی ہے۔ اس ہیلپ لائن پر سوموار سے جمعہ تک کے ایام میں دفتری اوقات میں جنسی ہراسگی کی شکایت درج کروائی جاسکتی ہے۔ نیز لوگ ای میل کے ذریعے بھی شکایت درج کروا سکتے ہیں۔ جس کا ایڈریس یہ ہے: helpdesk@digitalrightsfoundation.pk.

5۔ اب اور نہیں

"اب اور نہیں" ایک ایسی ویب سائٹ ہے جہاں پاکستانی خواتین کو جنسی ہراسگی اور گھریلو تشدد کے متعلق شعور فراہم کیا جاتا ہے اور قانونی مشاورت مفت فراہم کی جاتی ہے۔ یہ ایک محدود سا فورم ہے جو اپنے 42 وکلاء کے ساتھ خدمات فراہم کرتے ہیں۔ یہاں رابطے کے لئے ای میل پر ہی رابطہ کیا جاسکتا ہے۔ info@digitalrightsfoundation.pk اور help@hamarainternet.org اس کے متعلقہ ای میل ایڈریسز ہیں۔

6۔ PSCA and PCSW موبائل ایپلیکیشن

پنجاب کمیشن برائے حقوق خواتین (PCSW) نے پنجاب سیف سٹیز اتھارٹی (PSCA) کے تعاون سے یہ موبائل ایپ ڈیویلپ کی ہے۔ جو بنیادی طور پر اپنے رجسٹرڈ استعمال کنندگان کو ٹریفک کی صورتحال، ان کی سیفٹی اور ٹریفک چالان کے حوالے سے خدمات فراہم کرتی ہے۔ تاہم اس کے ساتھ ساتھ اس کا ایک مقصد خواتین کو جنسی ہراسگی

سے تحفظ فراہم کرنا ہے۔اس ایپ کے ذریعے خواتین غیر محفوظ مقامات کو مارک کر سکتی ہیں اور یہ ایپ جی پی ایس کے ذریعے اس مقام تک رسائی حاصل کرتی ہے۔ اور قانون نافذ کرنے والے ادارے اس سے منسلک ہیں جو فوری رسائی کو ممکن بناتے ہیں۔ البتہ اس ایپ کے حوالے سے استعمال کنندگان کے تجربات کوئی خوشگوار نہیں ہیں۔ اس ایپ کو اپ ڈیٹ کرنے کی ضرورت ہے۔ اس ایپ کو مندرجہ ذیل لنک سے ڈاؤنلوڈ کیا جاسکتا ہے۔

https://play.google.com/store/apps/details?id=com.psca.ppic3.publicsafety

7۔ نیشنل ریسپانس سینٹر برائے سائبر کرائمز

فیڈرل انویسٹی گیشن ایجنسی کے تحت کام کرنے والا ایک ونگ جس کا نام نیشنل ریسپانس سینٹر برائے سائبر کرائمز ہے، دراصل ایک وسیع دائرہ اختیار کا حامل ادارہ ہے۔ جس میں سائبر کرائم سے متعلق ڈھیروں خدمات فراہم کی جاتی ہیں۔ انہیں خدمات میں سے ایک خواتین کے ساتھ جنسی ہراسگی کے خلاف قانون نافذ کرنے والے اداروں کو تعاون فراہم کرنا بھی ہے۔اس کے ویب بیسڈ کمپلینٹ سیل پر اپنی شکایت کا اندراج کیا جاسکتا ہے جس کا پتہ یہ ہے: helpdesk@nr3c.gov.pk یا fia.gov.pk

جنسی ہراسگی کی وجوہات اور سدباب

پاکستان ایک اسلامی نظریاتی ملک ہے جس کی اساس کلمہ طیبہ پر ہے۔ جہاں مسلمان اکثریت میں ہیں اس کے باوجود یہاں جنسی ہراسگی کے واقعات رونما ہوتے ہیں، نہ صرف ان میں تسلسل آرہا ہے بلکہ ان میں خطرناک حد تک اضافہ دیکھنے میں آرہا ہے۔ اس کی مختلف وجوہات ہو سکتی ہیں جن میں سے ایک بڑی وجہ مغربی تہذیب کی نقل ہے۔ مغربی معاشرے میں جنسی ہیجان کو پورا کرنے کے لئے مکمل جنسی آزادی کی صورت موجود ہے جبکہ پاکستان اپنی مخصوص اسلامی تہذیب کی وجہ سے ایسی "سہولت" فراہم نہیں کرتا۔ بڑھتے ہوئے جنسی ہیجان کی وجہ سے جب مناسب مواقع دستیاب نہیں ہوتے تو جنسی ہراسگی اور زنا بالجبر کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔

پاکستانی معاشرے میں جنسی ہراسانی کی وجوہات اور ان کے سدباب کے حوالے سے حقوق و فرائض کو ہم تین پہلوؤں پر تقسیم کرسکتے ہیں۔ انفرادی پہلو، عائلی پہلو اور معاشرتی پہلو۔ ذیل میں ان پہلوؤں کے حوالے سے جنسی ہراسگی کی وجوہات اور سدباب بیان کئے جارہے ہیں۔

1۔ انفرادی پہلو

جرائم کی طرف مائل ہونے کی بنیاد پر انسانوں کو دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔ سلیم الفطرت، جنہیں فطری طور پر برے کاموں سے نفرت ہوتی ہے۔ تہذیب و تمدن، معاشرتی اقدار اور مذہبی تعلیمات کی روشنی میں ان کے قلوب و اذہان کی ایسی تربیت ہو جاتی ہے کہ وہ گناہ والے کاموں سے فطری طور پر گھن کھاتے ہیں۔ جس معاملے کے بارے میں اسے معلوم ہو جائے کہ یہ کام خدا کی ناراضگی کا باعث بنے گا وہ اس سے نفرت کرتے ہیں اور ہر حال میں اس سے بچنے کی کوشش کرتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو گناہوں سے محفوظ رکھنے کے لئے اعلیٰ سماجی اقدار سے شناسائی، مذہبی تعلیمات اور تقویٰ خداوندی کافی ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرمان الٰہی ہے: "اِلَّا مَنْ اَتَى اللّٰهَ بِقَلْبٍ سَلِيْمٍ "[21] ہاں جو شخص خدا کے پاس پاک دل لے کر آیا (وہ بچ جائے گا)۔" جبکہ دوسری قسم کے لوگ وہ ہوتے ہیں جو گناہ کے مواقع تلاش کرتے ہیں۔ اس سے قطع نظر کہ ان کی سماجی، تعلیمی یا مذہبی حیثیت کیا ہے، وہ موقع ملنے پر گناہ کرنے سے چوکتے نہیں۔ اگرچہ انہیں تمام قوانین کا علم بھی ہوتا ہے، مذہبی تعلیمات سے بھی آشنا ہوتے ہیں، سماجی اقدار سے بھی واقف ہوتے ہیں لیکن جونہی انہیں موقع ملتا ہے تو وہ گویا وہ اس کے منتظر ہوتے ہیں۔ ایسے لوگوں کے لئے اسلام نے سزا کا قانون متعارف کروایا ہے۔ جنسی ہراسگی کے معاملے میں بھی ثانی الذکر طبیعت کے حامل لوگ اپنی حیثیت کا ناجائز فائدہ اٹھاتے ہیں اور موقع کی مناسبت سے یہ جرائم کرتے ہیں۔ اسلام افراد معاشرہ کی انفرادی تربیت پر بھرپور توجہ دیتا ہے اور اس تربیت کے نتیجے میں مطیع افراد معاشرے کے لئے مفید سرمایہ ثابت ہوتے ہیں۔ اس لئے افراد معاشرہ کو انفرادی طور پر اپنی اصلاح کی فکر کرنے کی ضرورت ہے۔ اسی طرح آپ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالی نے مجھے 9 باتوں کا حکم صادر فرمایا ہے جن میں ایک یہ ہے کہ کھلے اور چھپے ہر حال میں خدا سے ڈروں[22]۔ مزید یہ فرمایا کہ جس کا آج اسکے گزشتہ کل سے بہتر نہیں وہ تباہ ہوگیا اور جس نے اپنے نفس کو ڈھیل دی اور خدا کی رحمتوں سے امیدیں باندھیں وہ تباہ ہوا[23]۔ اور خدا کے خوف سے چھلک جانے والوں کو کتنی کتنی بشارتیں سنائیں[24]۔ لہٰذا انفرادی طور پر ہر شخص کو اپنی اصلاح کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔

2۔ عائلی پہلو

خاندان معاشرے کی اکائی ہوتا ہے۔والدین اور اولاد خاندان کے سب سے اہم جزو ہوتے ہیں۔اسلام نے اولاد اور والدین کے حقوق و فرائض کو قرآن و حدیث میں نہایت صراحت سے بیان کر دیا ہے۔ بچے معاشرے کا مستقبل ہوتے ہیں اور بچوں کی تعلیم و تربیت کو اسلام نے ان کے بنیادی حقوق کے طور پر بیان کیا ہے۔اور والدین کی سب سے بڑی ذمہ داری قرار دیا ہے۔تربیت دراصل برے اخلاق وعادات اور غلط ماحول کو بہتر اخلاق وعادات اور صالح ماحول میں بدل دینے کا نام ہے۔جس میں ظاہری تربیت اور باطنی تربیت، دونوں شامل ہیں۔اسلام نے والدین کو حکم دے دیا کہ اولاد کی ایسی تربیت کریں کہ وہ معاشرے میں مثبت کردار ادا کر سکیں اور معصیت الٰہی کی مرتکب ہو کر موجب عذاب نہ ہوں۔جیسا کہ فرمان الٰہی ہے:"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا قُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ اَهْلِیْكُمْ نَارًا"[25]"مومنو! اپنے آپ کو اور اپنے اہل وعیال کو آتش (جہنم) سے بچاؤ۔" اس لئے ہر شخص پر لازم ہے کہ نہ صرف اپنی ذات میں وہ خوبیاں پیدا کرے جو اسے یوم آخرت میں جہنم کی آگ سے بچائیں بلکہ اپنی اولاد کی تربیت بھی اس زاویے پر کرنا اس پر فرض ہے جو اسے جہنم میں لے جانے والے اعمال سے دور کر دے۔ آقا علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی ہے:"ما نحل والد ولدا من نحل افضل من ادب حسن"[26]"حسن آداب سے بہتر کسی باپ نے اپنے بیٹے کو تحفہ نہیں دیا۔" اسی طرح ایک اور مقام پر ارشاد فرمایا:"تم میں سے ہر کوئی حاکم اور نگران ہے اور ہر ایک سے اس کی رعیت اور ذمہ داری کے بارے میں بازپرس ہو گی"[27]۔ اس لئے خاندان کی سطح پر معاشرے میں اس نوعیت کی تربیت کی اشد ضرورت ہے جس سے اولاد کم عمری میں ہی برائی کو برائی سمجھے اور اس سے کراہت محسوس کرے۔ مزید برآں جرائم سرزد ہونے کی صورت میں اس پر عائد ہونے والی سزاؤں سے مناسب آگاہی دینا بھی والدین کی ذمہ داری ہونی چاہیے۔ذیل میں چند ایسی ضروری ہدایات ذکر کی جارہی ہیں جو عائلی سطح پر شامل تربیت کی جانی چاہئیں۔

گھر میں داخل ہونے سے قبل اجازت طلب کرنا

اسلام نے کسی کے گھر یا کمرے میں بلا اجازت جانے سے منع فرمادیا ہے۔بھائی کو بہن کے، باپ کو بیٹی کے، ماں کو بیٹے کے کمرے میں جانے سے پہلے اجازت طلب کرنے کا حکم ہے۔شریعت اس طرح ہمیں مزاج سکھارہی ہے کہ کہیں پر بے پردگی ہونے کا شائبہ تک نہ ہو۔اس قسم کی بے پردگی درحقیقت بہت سی خرابیوں کا باعث بنتی ہے۔اس لئے اس لئے اسلام نے اس چور دروازے پر پہلے دن سے تالا لگادیا ہے۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:"یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا

لَا تَدۡخُلُوۡا بُیُوۡتًا غَیۡرَ بُیُوۡتِکُمۡ حَتّٰی تَسۡتَاۡنِسُوۡا وَ تُسَلِّمُوۡا عَلٰۤی اَہۡلِہَا ؕ ذٰلِکُمۡ خَیۡرٌ لَّکُمۡ لَعَلَّکُمۡ تَذَکَّرُوۡنَ"[28]۔ "مومنو! اپنے گھروں کے سوا دوسرے (لوگوں کے) گھروں میں گھر والوں سے اجازت لئے اور ان کو سلام کئے بغیر داخل نہ ہوا کرو یہ تمہارے حق میں بہتر ہے (اور ہم یہ نصیحت اس لئے کرتے ہیں کہ) شاید تم یاد رکھو"۔ پھر فرمایا: "فَاِنۡ لَّمۡ تَجِدُوۡا فِیۡہَاۤ اَحَدًا فَلَا تَدۡخُلُوۡہَا حَتّٰی یُؤۡذَنَ لَکُمۡ ۚ وَ اِنۡ قِیۡلَ لَکُمُ ارۡجِعُوۡا فَارۡجِعُوۡا ہُوَ اَزۡکٰی لَکُمۡ ؕ وَ اللّٰہُ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ عَلِیۡمٌ "[29]۔ "اگر تم گھر میں کسی کو موجود نہ پاؤ تو جب تک تم کو اجازت نہ دی جائے اس میں مت داخل ہو اور اگر یہ کہا جائے کہ (اس وقت) لوٹ جاؤ تو لوٹ جایا کرو یہ تمہارے لئے پاکیزگی کی بات ہے اور جو کام تم کرتے ہو خدا سب جانتا ہے"۔ اسی طرح فرمان نبوی ﷺ ہے:"إذا استأذن أحدكم ثلاثاً، فلم يؤذن له فليرجع"[30]۔ "جب تم میں سے کوئی تین مرتبہ اجازت لے اور سے اجازت نہ ملے تو اسے چاہئے کہ لوٹ جائے۔"

نظر کی حفاظت

معاشرے سے زنا کے سد باب کے لئے حفظ ماتقدم کے تحت اسلام نے مسلمانوں کو اپنی نظروں کی حفاظت کی تلقین کی ہے۔ بد نظری ایک ایسا ہتھیار ہے جو طاغوتی منصوبوں کو بروئے کار لانے میں آرزوؤں کی تکمیل کرتا ہے۔ اور فتنہ فساد اور منکرات و معاصی کا سب سے بڑا اور بنیادی محرک ثابت ہوتا ہے۔ قرآن وحدیث میں فحاشی کی بنیاد یعنی آنکھ کی بے احتیاطی کو سختی سے قابو میں کرنے کی تلقین کی گئی ہے یہ ایسی بنیاد ہے اگر صرف اس پر ہی قابو پا لیا جائے تو ساری بے حیائیاں معاشرے سے رخصت ہو سکتی ہیں۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے:"قُلۡ لِّلۡمُؤۡمِنِیۡنَ یَغُضُّوۡا مِن اَبصَارِہِمْ وَیَحْفَظُوا فُرُوجَہم ذٰلِکَ اَزْکٰی لہم "[31]۔ "آپ مسلمان مردوں سے کہہ دیجئے کہ اپنی نگاہیں نیچی رکھیں اور اپنی شرم گاہوں کی حفاظت کریں، یہ ان کے لیے زیادہ صفائی کی بات ہے۔" اور آقا علیہ السلام نے فرمایا: "النظرة سہم مسموم من سہام ابلیس من ترکہا مِن مخافتی ابدلتہ ایمانا یجد حلاوتہ فی قلبہ"[32]۔ "نظر شیطان کے تیروں میں سے ایک زہریلا تیر ہے، جو اسے میرے خوف سے چھوڑ دے، تو میں اس کے عوض ایسا ایمان عطا کروں گا جس کی مٹھاس وہ اپنے دل میں محسوس کرے گا۔" حضرت علی رضی اللہ عنہ کو حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ نصیحت فرمائی تھی کہ "علی! ایک مرتبہ بلا ارادہ دیکھنے کے بعد دوسری مرتبہ (اجنبی عورت کو) دیکھنے کا ارادہ مت کرنا اسلئے کہ پہلی (بلا ارادہ) نظر تو معاف ہے مگر دوسری مرتبہ دیکھنے کی کوئی گنجائش نہیں ہے"[33]۔ اس لئے زنا اور اس کی مختلف شکلوں کا خاتمہ کرنے کے لئے نظر کی حفاظت اشد ضروری ہے۔

زینت کو چھپانا

اسلام مومنین اور مومنات کو ساتر لباس کے حوالے سے سختی کے ساتھ عملی جامہ پہنانے کا حکم دیتا ہے۔ قرآن کریم میں ارشاد ربانی ہے: "یٰبَنِیۡۤ اٰدَمَ قَدۡ اَنۡزَلۡنَا عَلَیۡکُمۡ لِبَاسًا یُّوَارِیۡ سَوۡاٰتِکُمۡ وَ رِیۡشًا ؕ وَ لِبَاسُ التَّقۡوٰی ۙ ذٰلِکَ خَیۡرٌ ؕ ذٰلِکَ مِنۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ لَعَلَّہُمۡ یَذَّکَّرُوۡنَ "[34]۔ "اے بنی آدم ہم نے تم پوشاک اتاری کی تمہاری ستر ڈھانکے اور تمہارے بدن کو زینت دے اور جو پرہیز گاری کا لباس ہے وہ سب سے اچھا ہے۔ یہ خدا کی نشانیاں ہیں تاکہ لوگ نصیحت پکڑیں"۔ ایک اور مقام پر ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَ لَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا مَا ظَہَرَ مِنۡہَا وَ لۡیَضۡرِبۡنَ بِخُمُرِہِنَّ عَلٰی جُیُوۡبِہِنَّ ۪ وَ لَا یُبۡدِیۡنَ زِیۡنَتَہُنَّ اِلَّا لِبُعُوۡلَتِہِنَّ ۔الخ"[35]۔ "اور اپنی آرائش (یعنی زیور کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیا کریں مگر جو اس میں سے کھلا رہتا ہو اور اپنے سینوں پر اوڑھنیاں اوڑھے رہا کریں اور اپنے خاوند اور باپ اور خسر اور بیٹوں اور خاوند کے بیٹوں اور بھائیوں اور بھتیجوں اور بھانجوں اور اپنی (ہی قسم کی) عورتوں اور لونڈیوں غلاموں کے سوا نیز ان خدام کے جو عورتوں کی خواہش نہ رکھیں یا ایسے لڑکوں سے جو عورتوں کے پردے کی چیزوں سے واقف نہ ہوں (غرض ان لوگوں کے سوا) کسی پر اپنی زینت (اور سنگار کے مقامات) کو ظاہر نہ ہونے دیں اور اپنے پاؤں (ایسے طور سے زمین پر) نہ ماریں کہ (جھنکار کی آواز کانوں میں پہنچے اور) ان کا پوشیدہ زیور معلوم ہو جائے"۔ عورتوں کو ترجیحی طور پر گھروں میں رہنے کی تلقین کرنے کا بنیادی مقصد ہی یہ ہے کہ وہ باپردہ رہیں اور محفوظ و مامون رہیں۔

آسان اور جلد نکاح

جوانی کی دہلیز پر پاؤں رکھنے کے بعد جنسی ضروریات بھی انسان کی بنیادی ضروریات میں شامل ہو جاتی ہیں۔ جب تک جائز راستے کو کھولا نہ جائے اور اسے آسان نہ بنایا جائے اس وقت تک ناجائز راستوں کو بند کرنا بہت مشکل ہوتا ہے۔ جس طرح پانی کے بہاؤ کے راستے میں رکاوٹ ہو تو وہ سیدھا راستہ چھوڑ کر اِدھر اُدھر سے اپنا راستہ بنا لیتا ہے' اسی طرح جنسی جذبے کی آسودگی کے جائز راستوں کو مشکل بنا دیا جائے گا تو وہ ناجائز راستے تلاش کرے گا[36]۔ لہذا اسلامی معاشرے میں زنا کے فعل قبیح کو روکنے والا اہم قدم تسہیل نکاح یعنی نکاح کو آسان بنانا ہے۔ اسلام نے اس ضرورت کی تکمیل کے لئے نکاح متعارف کروایا ہے جس میں ایجاب و قبول، مہر اور ولیمہ شامل ہیں۔ لیکن ہمارے معاشرے میں نکاح کو مشکل ترین کر دیا گیا ہے۔ جس کی وجہ سے نوجوانوں کی شادیوں میں تاخیر ہوتی ہے اور وہ اپنی جنسی

ضروریات کو پورا کرنے کے لئے متبادل ذرائع کی جانب مائل ہوتے ہیں۔ اور نتیجے میں معاشرہ زنا کے جرائم کا شکار ہو جاتا ہے۔ اس لئے نکاح کو آسان بنانے کی ضرورت ہے اسی طرح والدین کے فرائض میں یہ شامل ہے اور اولاد کا والدین پر حق ہے کہ ان کی شادی میں تاخیر نہ کی جائے۔

نکاح ثانی کا رواج

اسلام نے مردوں کو مشروط طور پر چار شادیوں تک کی اجازت دی ہے۔ عمومی طور پر معاشرے میں خواتین کی تعداد مردوں کی نسبت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر مرد ایک شادی پر اکتفا کریں تو معاشرے میں بہت سی خواتین بن بیاہی رہ جائیں گی جس کی وجہ سے ان کے حقوق کی تلفی ہوتی ہے۔ اور اگر ان میں سے کوئی اپنی ضروریات کی تکمیل کے لئے غلط راہ پر چل نکلے تو بلاشبہ معاشرہ میں بہت بڑا بگاڑ اور فساد برپا ہو جاتا ہے۔ اسی طرح بیوہ اور مطلقہ کے عقد ثانی کی اسلام نے تائید کی ہے اور اس پر عمل پیرا ہو کر معاشرے میں ان کی طرف اٹھنے والی ناپاک نگاہوں کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے۔ اس لئے عائلی ترجیحات میں وسعت پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ اور مردوں کو نکاح ثانی کرنے کی روایت کو رواج دینے کی ضرورت ہے۔

3۔ معاشرتی پہلو

عائلی سطح کے بعد کچھ ذمہ داریاں معاشرے کی سطح پر عائد ہوتی ہیں۔ جن کو پورا کرنے میں پورے معاشرے کا کردار اہم ہوتا ہے۔ ان میں سے چند اہم ذمہ داریاں جن کو ادا کرنے سے جنسی ہراسگی کا خاتمہ کیا جا سکتا ہے، وہ حسب ذیل ہیں:

امر بالمعروف ونہی عن المنکر

اگر معاشرے میں کہیں کوئی برائی پائی جائے اور اسے کوئی منع نہ کرے تو لا محالہ اس برائی میں اضافہ ہوتا ہے۔ اسلام دین فطرت ہے، جس نے معاشرتی برائیوں کے قلع قمع کی ذمہ داری صرف متعلقہ اداروں یا حکومت پر عائد نہیں کی بلکہ پورے معاشرے پر اس کی ذمہ داری کو ڈالا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "وَ لَوۡ لَا دَفۡعُ اللّٰہِ النَّاسَ بَعۡضَہُمۡ بِبَعۡضٍ ۙ لَّفَسَدَتِ الۡاَرۡضُ وَ لٰکِنَّ اللّٰہَ ذُوۡ فَضۡلٍ عَلَی الۡعٰلَمِیۡنَ"(37)۔ "اگر ہم انسانوں کے ایک گروہ کو دوسرے گروہ سے نہ روکتے تو زمین فساد سے بھر جاتی"۔ دوسرے مقام پر فرمایا: "وَلۡتَکُنۡ مِّنۡکُمۡ اُمَّۃٌ یَّدۡعُوۡنَ اِلَی

الْخَيْرِ وَ يَأْمُرُوْنَ بِالْمَعْرُوْفِ وَ يَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ ؕ وَ أُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ "[38]۔ "اور تم میں ایک جماعت ایسی ہونی چاہیے جو لوگوں کو نیکی کی طرف بلائے اور اچھے کام کرنے کا حکم دے اور برے کاموں سے منع کرے یہی لوگ ہیں جو نجات پانے والے ہیں۔" اس ضمن میں ایک نہایت اہم حدیث بھی پیش خدمت ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "من رای منکم منکرا فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك اضعف الإيمان"[39]۔ جو شخص تم میں سے کسی منکر) خلاف شرع (کام کو دیکھے تو اس کو مٹا دے اپنے ہاتھ سے، اگر اتنی طاقت نہ ہو تو زبان سے، اور اگر اتنی بھی طاقت نہ ہو تو دل ہی سے سہی) دل میں اس کو برا جانے اور اس سے بیزار ہو (یہ سب سے کم درجہ کا ایمان ہے۔

معاشرے میں جنسی ہیجان پھیلانے والے اسباب کا خاتمہ

اسلام ایسے تمام ذرائع کی بھی بیخ کنی کرتا ہے جو معاشرے میں جنسی ہیجان اور اشتعال پھیلانے کا سبب بنتے ہیں۔ مثلاً شراب کو سختی سے منع کر دیا گیا۔ جو انسان کے جنسی داعیہ کو اکساتی ہے۔ بعض دوسری منشیات کا اثر بھی اسی طرح کا ہوتا ہے. اسلام ان کو حرام قرار دیتا ہے تاکہ انسان بے خود ہو کر آپے سے باہر نہ ہو جائے۔ اس کی خودی کی گرفت اس کے پورے وجود پر رہے' اس کا شعور معطل نہ ہو اور وہ جنسی ہیجان سے شکست نہ کھا جائے' بلکہ ہر طرح سے بیدار رہے۔ اسی طرح رقص اور موسیقی کا بھی اسلامی معاشرے میں سدباب کیا گیا ہے' کیونکہ یہ بھی جنسی جذبے میں ہیجان پیدا کرتی ہیں۔ اچھی طرح سمجھ لیجیے کہ جب تک ان چیزوں کا سدباب نہیں ہوگا جن کے متعلق اسلام چاہتا ہے کہ وہ معاشرے سے بیخ و بُن کی طرح اکھڑ جائیں' اس وقت تک زنا کی روک تھام ممکن نہیں ہو گی۔ اسی طرح بے حیائی پھیلانے والے تمام امور کو حرام قرار دے دیا گیا ہے۔ جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: "اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِى الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۙ فِى الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ وَ اَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ"[40]۔ "اور جو لوگ اس بات کو پسند کرتے ہیں کہ مومنوں میں بے حیائی (یعنی تہمت بدکاری کی خبر) پھیلے ان کو دنیا اور آخرت میں دکھ دینے والا عذاب ہوگا اور خدا جانتا ہے اور تم نہیں جانتے"۔

مردوزن کے اختلاط سے اجتناب

پھر اسلام اپنے معاشرے میں مردوں اور عورتوں کے آزادانہ اختلاط کو پسند نہیں کرتا' بلکہ مردوں اور عورتوں کے علیحدہ علیحدہ دائرہ کار متعین کرتا ہے۔ عورت کا اصل دائرہ کار اس کا گھر ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید میں فرمایا :"وَ قَرْنَ فِیْ بُیُوْتِکُنَّ وَ لَا تَبَرَّجْنَ تَبَرُّجَ الْجَاہِلِیَّۃِ الْاُوْلٰی"[41] ۔"اوراپنے گھروں میں قرار پکڑو اور سابقہ دورِ جاہلیت کی سی سج دھج نہ دکھاتی پھرو"۔اس کے یہ معنی نہیں ہیں کہ عورت ضرورت کے تحت بھی گھر سے نہیں نکل سکتی۔ اسے ضرورت کے تحت نکلنے کی اجازت ہے ۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا :"قَدْ اَذِنَ اللّٰہُ لَکُنَّ اَنْ تَخْرُجْنَ لِحَوَائِجِکُنَّ" [42](اللہ تعالیٰ نے تم (عورتوں) کو اجازت دی ہے کہ تم اپنی ضروریات کے لیے گھر سے نکل سکتی ہو".
مذکورہ بالا آیاتِ مبارکہ میں بناؤ سنگھار اور سج دھج کے ساتھ گھر سے نکلنے کی ممانعت وارد ہوئی ہے اور اس فعل کو جاہلیت کا فعل قرار دیا گیا ہے، جس میں مردوزن کے اختلاط کا خطرہ رہتا ہے۔

اسی طرح ملکی تعلیمی پالیسیوں میں اور تعلیمی نصاب میں اسلامی تعلیمات کو اور پاکستان کے مروجہ قوانین کو شامل کرنے کی ضرورت ہے جس سے ہر طالب علم میں اوائل عمری میں ہی ان جرائم کی سنگینی کا شعور پیدا ہو اور وہ ضرورت کے وقت اپنی حفاظت کے لئے مناسب اقدامات اٹھانے میں خوداعتمادی محسوس کریں۔

نتائج بحث

امن و امان جرائم سے پاک معاشرے سے مشروط ہے۔ جہاں دیگر جرائم معاشرتی امن و امان پر اثرانداز ہوتے ہیں، وہیں جنسی ہراسگی معاشرتی امن و امان کے لئے زہر قاتل ثابت ہوتی ہے۔ پاکستان میں بھی دیگر ممالک کی طرح یہ وبا بہت عام ہو چکی ہے۔ اگرچہ آئین پاکستان میں جنسی ہراسگی کے جرائم کو قابو کرنے کے لئے سزائیں مقرر کی گئی ہیں تاہم معاشرے سے جنسی جرائم بشمول جنسی ہراسگی کے واقعات میں اضافہ دیکھنے میں آ رہا ہے۔ جس کی وجوہات میں معاشرے میں سرایت پذیر کچھ برائیاں شامل ہیں۔ جن میں بعض افراد معاشرہ کی منفی سوچ، خاندان کی سطح پر تربیت میں کمی، اولاد کی شادی میں تاخیر، صرف ایک شادی پر اکتفا، بیواؤں اور مطلقات کے عقد ثانی سے لاپروائی وغیرہ شامل ہیں۔ اس کے ساتھ جنسی ہیجان کو بڑھانے والے ذرائع کا معاشرے میں فروغ مزید بگاڑ پیدا کرتا ہے۔ جنسی جرائم کے مجرمان کو مناسب سزا کے اجراء اور متاثرین کو بروقت انصاف کی فراہمی میں حائل رکاوٹیں سب سے بڑی وجہ ثابت ہوتی ہیں۔ جن کے سد باب کے لئے معاشرے کو اسوہء حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی ضرورت ہے۔ معاشرے کی اکائی خاندان کو درست زاویے پر اپنی اولاد کی تربیت کرنے کی ضرورت ہے۔ نصاب تعلیم میں ضروری معلومات، جن میں جنسی جرائم کی سنگینی، اسلام اور آئین پاکستان میں اس کی سزا اور معاشرے پر اس کے برے

اثرات سے متعلق معلومات شامل ہوں، نصاب کا حصہ بنانے کی ضرورت ہے۔ جس سے متاثرین میں اپنی مدد کے لئے فوری طور پر اٹھائے جانے والے اقدامات اور ان مسائل کو متعلقہ لوگوں سے شئیر کرنے کا حوصلہ پیدا ہو گا۔ اور جنسی ہراسگی کے ارتکاب کرنے والوں کو ان بنیادی معلومات سے ممکنہ سزاؤں اور اپنی ساکھ کے نقصان کا ادراک ہو گا جس سے لامحالہ جنسی جرائم بشمول جنسی ہراسگی کے واقعات میں نمایاں کمی واقع ہو گی۔ نیز عدالتی نظام میں بہتری لانے کی ضرورت ہے، جس سے افراد معاشرہ کا عدالتی نظام سے اٹھتا ہوا اعتماد بحال ہو گا اور معاشرہ امن و امان کی راہوں پر گامزن ہو گا۔

References

[1]Al-Ankaboot (29):67

[2] Al-Baqara (2):205

[3]Al-Maidah (5): 64

[4]Al-Noor (24):19

[5]Ibid :55

[6]Al-Anaam (6): 82

[7]Al-Quraish(6): 104

[8]Paludi, Michele A.; Barickman, Richard B. (1991). "Definitions and incidence of academic and workplace sexual harassment". Academic and workplace sexual harassment: a resource manual. Albany, NY: SUNY Press. pp. 2–5. ISBN 9780791408308.

[9]Dziech, Billie Wright; Weiner, Linda. The Lecherous Professor: Sexual Harassment on Campus] Chicago Illinois: University of Illinois Press, 1990. ISBN 978-0-8070-3100-1; Boland, 2002

[10]Section 2(h) of "The Protection Against Harassment of Women at Workplace Act2010"

[11] Al-Asraa (17):32

[12]Garcia-Moreno C, Palitto C, Devries K. Global and regional estimates of violence against women: prevalence and health effects of intimate partner violence and non-partner sexual violence. Geneva: World Health Organization; 2013.

[13] Goodwin, Jan (2002). Price of Honor: Muslim Women Lift the Veil of Silence on the Islamic World. Plume. p. 51. ISBN 978-0452283770

[14] http://madadgaar.org/history/ retrieved on 24/09/2021

[15] U/C 509 Pakistan Penal Code (PPC)

[16] Ibid U/C 496-C

[17] Ibid U/C 354-A

[18] Ibid U/C 354

[19] Ibid U/C 366-A

[20] U/C 4, Women Protection Bill 2010

[21] Al-Shuaraa(26): 89

[22] Nomani, Manzoor A, Muariful-Hadith. Darul Ishaat, Karachi 2012, P-152, V-2.

[23] Tabraizi, M, Bin Abdullah, Mishkwaat-ul-Masabih, Dar-e Hazam, Riaz.1992, Hadith No:5289

[24] Muariful-Hadith, P-44, V-2.

[25] Al-Tehreem(66):6

[26] Tirmizi, Abu Eisa, Al-Jame Al-Tirmizi, Dar-e-Ahyautturas, Beirut , 1980. Hadith No: 1952

[27] Al-Bukhari, Muhammad bin Ismail, Al-Jame Al-Sahih, Dar-e Ahyautturas, Beirut 2019. Hadith No:2558

[28] Al-Noor(24):27

[29] Ibid:28

[30] Al-Jame Al-Sahih, Hadith No:6245

[31] Al-Noor(24):31

[32] Albani, Nasiruddin, Al-Tarhib wa-attarhib, Maktaba al-Maarif, 2018,P-24, V-3

[33] Mishkwat-ul-Masabih Hadith No:269

[34] Al-Araaf(7):26

[35] Al-Noor(24):31

[36] Al-Jame Al-Sahih, Hadith No:5889

[37] Al-Baqara(2):251

[38] Aal-e-Imran(3):104

[39] Muslim bin Hajjaj, Neshapuri, Al-Jame Al-Sahi Al-Muslim, Dar-e Ahyautturas, Hadith No:177

[40] Al-Noor(24):19

[41] Al-Ahzab(33):33

[42] Sahi Al-Muslim, Hadith No:2170